THE CHRISTIAN TEACHING

(By Rev. S. Haque).

اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو
سب میرے پاس آؤ۔ میں تم کو آرام دوں گا

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی۔ لاہور
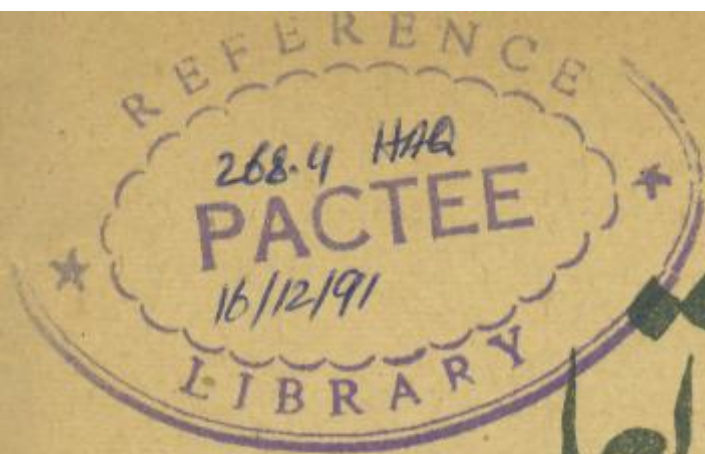
مسیحی تعلیم

مصنفہ

پادری ایس۔حق صاحب

ناشر

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔لاہور

۱۹۵۰ء

بار اوّل ۱۰۰۰ قیمت ۳ر

دیباچہ

دیہات میں بشارتی کام کرنے والے مبشّرین کے لئے کوئی ایسی کتاب نہیں۔ جس کی مدد سے وہ نئی جماعتوں اور اقراریوں کو بپتسمہ کے لئے تیار کرسکیں۔ بالعموم دُعائے ربّانی۔ عقیدہ اور دس احکام سکھانا ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ اور بعض کہانیوں اور تمثیلوں کے ذریعے مسیحی دین کی ضروری اور اصولی باتیں سکھلانے پر اکتفا کرتے ہیں۔

دیہاتی جماعتیں اکثر اَن پڑھ ہوتی ہیں۔ اور صدیوں سے بُت پرستی میں مُبتلا رہنے کی وجہ سے مسیحی تعلیم کو مُشکل سے سمجھتی ہیں۔ اور عموماً دعائے ربانی۔ عقیدہ اور دس احکام زبانی یاد کرلینے اور بپتسمہ پالینے کے بعد بھی بہت سی مسیحی اصولی تعلیم سے ناواقف رہتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی رُوحانی زندگیاں اکثر کمزور نظر آتی ہیں۔

ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس مختصر سی کتاب میں ایک آسان نصاب بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کے ذریعے ایک دیہاتی مسیحی اپنے مذہب کی بُنیادی تعلیم مثلاً خُدا کی وحدت۔ خُداوند یسوع

مسیح - رُوح القدس تثلیث مسیحیت کا مطلب - عبادت - نذرانہ نکاح اور موت کے متعلق بخوبی جان سکے۔

یہ کتاب ایک سو ستاون سادہ سوالات اور جوابات کی صُورت میں تیار کی گئی ہے - ہر سوال کے جواب کے ثبوت میں بائبل کی آیات بطور سند پیش کی گئی ہیں اور ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ کہ انہیں علم الٰہیات کے دقیق مسائل میں فی الحال نہ ڈالا جائے - کیونکہ ہماری دیہاتی جماعتیں ابھی اپنی ابتدائی حالت میں ہیں - اور اُنہیں آسان تعلیم کی ضرورت ہے۔

اِس نصاب کے ذریعہ اساتذہ کو ایک خاص مدد مل سکتی ہے اور وہ اپنی جماعتوں کی لیاقت کے مطابق اپنے مضمون کو جوابات کی آیات کی مدد سے حسب ضرورت گھٹا بڑھا سکتے ہیں۔

اس کتاب کے دو حصّے ہیں:

حِصّہ اوّل: (سوال نمبر ۱ تا ۶۲) اس میں عِلم الٰہیات کے ضروری سوالات ہیں - جن سے ایک دیہاتی مسیحی کو غیر مسیحیوں سے اکثر سابقہ پڑتا ہے - اور ان کی مدد سے وہ انہیں خاطرخواہ جواب دے سکتا ہے۔

حِصّہ دوم: (سوال نمبر ۶۳ تا نمبر ۱۵۷) یہ حصّہ عملی مسیحی زندگی کے متعلق ہے - اس میں بہت سی مفید اور دلچسپ ہدایات ہیں - جو نہ صرف دیہاتی بلکہ شہری مسیحیوں کے لئے بھی مفید ہو سکتی ہیں۔

اُمید کی جاتی ہے کہ اساتذہ اس نصاب کو سہ سالہ کورس کی صُورت میں

اپنی کلیسیاؤں میں استعمال کر سکیں گے ۔

یہ کتاب دعوےٰ نہیں کرتی کہ اپنی ذات میں جامع اور اکمل ہے ۔ مگر اُمید کی جاتی ہے ۔ کہ جُوں جُوں یہ کتاب استعمال کی جائیگی ۔ اس میں نئے خیالات بھی درج ہو سکیں گے ۔ راقم الحروف کی یہ خواہش ہے ۔ کہ اس کتاب کو استعمال کرنے والے اصحاب وقتاً فوقتاً اُسے اپنی مفید آراء سے آگاہ کرتے رہینگے ۔ تاکہ اگلے ایڈیشن میں اُن کے قیمتی مشورہ کو اس میں ایزاد کر دیا جائے ۔

ایس ۔ حق

مسیحی تعلیم

حصّہ اوّل

خُدا کے بارے میں

سوال ۱ :۔ خُدا کے بارے میں کیا جانتے ہو؟
جواب :۔ وہ ایک ہے۔

س ۲ :۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ خُدا ایک ہے؟
ج :۔ خُدا نے بنی اسرائیل کو یہ علم موسیٰ کے ذریعے شریعت دیتے وقت دیا۔ استثنا باب ۶ آیت ۴

س ۳ - اُس وقت تمام دُنیا کی کیا حالت تھی؟
ج - خُدا سے ناواقف اور بُت پرستی میں مُبتلا تھی (رومیوں باب ۱ آیات ۲۱-۲۵)

س ۴ - خُدا کی واحدانیّت کا علم کس قوم کو پہلے حاصل ہُوا؟
ج - بنی اسرائیل کو - اور اُن کے ذریعے نزدیک اور دُور کے ممالک مثلاً عرب وغیرہ میں بھی یہ علم پہنچا - استثنا باب ۶ آیت ۴

س ۵ - خُدا نے موسیٰ کو کتنے حکم دِئے؟
ج :۔ دس - جن کو خُدا نے پتھر کی دو تختیوں پر لکھ کر موسیٰ کے سپرد کیا - خروج باب ۳۲ آیات ۱۵، ۱۶ - استثنا باب ۵ آیت ۲۲-

س ۶ - وہ کیا ہیں؟

ج (۱) ایک خُدا کو ماننا - خروج باب ۲۰

(۲) بُتوں کی پُوجا نہ کرنی +

(۳) بے فائدہ خُدا کا نام نہ لینا +

(۴) چھ دِن کام کرنا اور ساتویں دِن جو خُدا کا سبّت ہے - خُدا کی عبادت کرنی اور آرام کرنا +

(۵) ماں باپ کی عِزّت کرنا +

(۶) خُون نہ کرنا +

(۷) زِنا نہ کرنا +

(۸) چوری نہ کرنا +

(۹) جھُوٹی گواہی نہ دینا +

(۱۰) پڑوسی کی کسی چیز کا لالچ نہ کرنا +

س۷ - خُدا کے بارے میں اور کیا جانتے ہو ؟

ج - وہ قادرِ مُطلق باپ ہے +

س۸ - وہ قادرِ مُطلق کیسے ثابت ہوتا ہے ؟

ج - کیونکہ اُس نے اپنی قدرت سے ہمیں خلق کیا - رومیوں باب ۱ آیت ۲۰

س۹ - ہم خُدا کو باپ کیوں کہتے ہیں ؟

ج - اس لئے کہ اُس نے اپنی قدرت سے ہمیں پیدا کیا اور ہماری پرورش کرتا ہے - زبور ۱۴۵ آیت ۱۵ و ۱۶ و استثنا باب ۳۲ آیت ۶

س۱۰ :- اُس قادرِ مُطلق باپ نے دُنیا کو کتنے دِنوں میں پیدا کیا ؟

ج :- چھ دن میں - پیدائش باب ۱ آیت ۱ تا باب ۲ آیت ۳

س۱۱ - اِن کی ترتیب بتاؤ ؟

ج۔ ۱۔ پہلے دن روشنی بنائی ٭

۲۔ دُوسرے دن آسمان ٭

۳۔ تیسرے دن زمین ٭

۴۔ چوتھے دن چاند اور ستارے ٭

۵۔ پانچویں دن دریائی جانور اور پرندے ٭

۶۔ چھٹے دن جنگلی جانور اور آدم

۷۔ ساتویں دن آرام کیا اور اُسے سبت کا دن کہہ کر مقدّس ٹھہرایا۔ پیدائش باب ۲ آیات ۲۔۳

س ۱۲:۔ خُدا کے بارے میں اور کیا جانتے ہو؟

ج :(ا) وہ رُوح ہے جو ازل سے موجود ہو کر ہر زمانے میں انسان پر اپنی مرضی ظاہر کرتا آیا ہے۔ یوحنّا باب ۴ آیت ۲۴

(ب) وہ محبّت ہے۔ جو مخلوق کو گُناہ میں مُبتلا دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔ اس لئے اُس نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے۔ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے (۱ یوحنا باب ۴ آیت ۱۶ - یوحنا باب ۳ آیت ۱۶)

(ج) وہ نُور ہے جس سے سچائی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اُس کی روشنی کے سامنے گناہ ٹھہر نہیں سکتا۔ ۱ یوحنا باب ۱ آیت ۵ - ۷ یوحنا باب ۱ آیت ۴ - ۱۰

مسیح کے بارے میں

س ۱۳:۔ کیا خُدا کو کبھی کسی نے دیکھا؟

ج۔ نہیں۔ مگر صرف یسُوع مسیح کے ذریعے سے وہ ہم پر ظاہر ہوا (یسعیاہ باب ۴۶ آیت ۴۔ یوحنا باب ۱ آیت ۱۸)

س ۱۴ - یسوع مسیح کے بارے میں کیا جانتے ہو؟
ج وہ خُدا کا اکلوتا بیٹا ہمارا مُنجی اور خُداوند ہے +
س ۱۵ - وہ خُدا کا بیٹا کیوں کہلاتا ہے؟
ج - اِس لئے کہ وہ خُدا کی قدرت سے کنواری مریم سے پیدا ہُوا۔
(لوقا باب ۱ آیت ۳۵)

اُس کی پیدائش کی نسبت ہزارہا سال پیشتر خُدا نے نبیوں کی معرفت خبر دی تھی (پیدائش ۴۹/۱۵ - استثنا ۱۸/۱۵ - زبور ۸۹/۲۷ - زکریاہ ۱۲/۱۰
یسعیاہ ۱۱/۱ - یسعیاہ ۷/۱۴)

اُس کے متعلق جبرائیل فرشتہ کی یہ گواہی ہے۔
"اس سبب سے وہ مولودِ مقدّس خُدا کا بیٹا کہلائے گا" لوقا ۱ باب ۳۲-۳۵ آیات
اُس کی نسبت دو مرتبہ آسمان سے یہ آواز آئی۔
"یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ جس سے مَیں خوش ہُوں" متی ۳/۱۷ ، مرقس ۱/۱۱
"یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہُوں۔ اس کی سُنو" متی ۱۷ باب ۵ آیت
اُس کے متعلق بدرُوحوں نے یہ گواہی دی۔
"اے خُدا کے بیٹے.... کیا تُو اِس لئے آیا ہے - کہ وقت سے پیشتر ہمیں عذاب میں ڈالے"۔ متی ۸ باب ۲۹ آیت
مسیح کی موت کے وقت رومی صوبیدار اور اُس کے ساتھیوں کی گواہی۔ "بیشک یہ خُدا کا بیٹا تھا"۔ متی ۲۷ باب ۵۴ آیت
نیز مسیح کی گواہی اپنے متعلق یہ ہے
"کیا تُو خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے...... تُو نے تو اُسے دیکھا ہے اور جو تجھ سے باتیں کرتا ہے۔ وُہی ہے"۔ یوحنّا ۹ باب ۳۵ تا ۳۷ آیت

"آیا تم اُس شخص کو جسے باپ نے مقدس کر کے دُنیا میں بھیجا۔ کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے۔ اس لئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں"۔ یوحنا ۱۰ باب ۳۶ آیت

نیز یوحنا رسول نے مسیح کے بارے میں یہ گواہی دی +

"ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا۔ جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" یوحنا ۱ باب ۱۴ آیت

یوحنا اصطباغی کی گواہی مسیح کے متعلق +

"میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے۔ کہ یہ خدا کا بیٹا ہے" یوحنا ۱ باب ۳۴ آیت

پطرس کی گواہی:۔

"تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ (متی ۱۶ باب ۱۶ آیت)

س۱۶۔ اُس کی پیدائش کے متعلق کسی ایک پیشگوئی کا ذکر کرو۔

ج۔ یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۴ میں یوں مرقوم ہے "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوایل رکھینگے"

س۱۷۔ کیا نبیوں کے علاوہ کسی اور نے بھی اُس کی پیدائش کی خبر دی ہے؟

ج۔ ہاں۔ جبرائیل فرشتے نے مسیح کی پیدائش سے پیشتر کنواری مریم کو اُس کی خوشخبری دی۔ لوقا باب ۱ آیات ۲۴-۳۵۔

س۱۸۔ مسیح کی پیدائش کہاں اور کیسے ہوئی۔؟

ج اُس کی پیدائش بیت اللحم کی ایک سرائے میں ہوئی۔ کیونکہ قیصر اگستس کی طرف سے مردم شماری کئے جانے کا حکم صادر ہوا تھا اور ہر شخص کو اپنی پیدائش کی جگہ پر حاضر ہونا تھا۔ چنانچہ یوسف بھی اپنی منگیتر مریم کو ہمراہ لے کر بیت اللحم نام لکھوانے کے لئے

گیا۔ اور وہاں گھر نہ ملنے کی وجہ سے اُن کو سرائے میں ٹھہرنا پڑا۔ جہاں رات کے وقت ایک چرنی میں خُداوند یسُوع مسیح کی پیدائش ہوئی۔ لوقا باب ۲ آیات ۱-۷

س۱۹ - اُس کی پیدائش کی خبر خُدا نے دُنیا کو کیسے دی؟

ج - یہودیوں کے چرواہوں کو فرشتوں کے ذریعے اور غیر یہودیوں کو پُورب کی طرف ایک خاص ستارے کے ذریعے۔ چنانچہ یہودی اور غیر یہودی دونوں یسُوع مسیح کو سجدہ کرنے کے لئے آئے۔ چُونکہ چرواہے نزدیک ہی تھے۔ وہ اُسی رات خُداوند یسُوع مسیح کو سجدہ کر کے چلے گئے۔ اور اُس کی خبر سارے علاقے میں پہنچائی (لوقا باب ۲ آیت ۸ تا ۲۰) اور چُونکہ غیر یہودی یورپ سے سجدہ کرنے آئے۔ اس لئے اُن کو وہاں تک پہنچتے پہنچتے قریب دو سال لگ گئے اُنہوں نے آکر سونا۔ لُبان اور مُر نذر کیا اور سجدہ کیا۔ اور اپنے مُلک کو واپس چلے گئے۔ متی باب ۲ آیات ۱ تا ۱۲

س۲۰ - مسیح کو اکلوتا بیٹا کیوں کہتے ہیں؟

ج - وہ اکلوتا بیٹا اس لئے کہلاتا ہے۔ کیونکہ وہ خُدا کی فرزندیت میں ازل سے لاثانی ہے۔ نیز اپنے تجسّم اور انسان پر خُدا کو ظاہر کرنے میں۔ اپنی صلیبی موت اور صعود کر جانے اور خُدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھنے میں بھی لاثانی ثابت ہُوا۔ چنانچہ وہی اکیلا ہے جو درست معنوں میں خُدا کا اکلوتا بیٹا کہلانے کا مستحق ہے۔ اور یُوحنّا رسُول اُس کی یہ گواہی دیتا ہے کہ دُنیا میں صرف مسیح کی واحد شخصیت ہی سے خُدا کی صفات بہ تمام و کمال ظاہر ہوئیں۔ یوحنا ۱ باب آیات ۱۸-۱۴

س ۲۱ - مسیح کو پہلوٹھا بیٹا کیوں کہتے ہیں ؟

ج - کیونکہ مسیح میں سب چیزیں پیدا کی گئیں - آسمان کی ہوں - یا زمین کی - دیکھی ہوں یا اندیکھی - تخت ہوں یا ریاستیں - حکومتیں ہوں یا اختیارات - ساری چیزیں مسیح کے وسیلے سے اور مسیح کے واسطے پیدا ہوئیں - اور اُسی کے وسیلے سے سنبھالی جاتی ہیں - وہی کلیسیا کا سر اور سردار ہے - جو اپنی صلیبی موت کے ذریعہ خُدا اور انسان کا میل کرا کر اُن کا درمیانی ٹھہرا - اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا - اس لئے سب باتوں میں وہ اوّل درجہ رکھتا ہے - جس طرح پہلوٹھے بیٹے کو حق حاصل ہوتا ہے - کلسی ۱ باب ۱۶-۱۸ آیات - عبرانی ۱ باب ۶ آیت ۰

س ۲۲ - لفظ "کلام" سے کیا مُراد ہے ؟

ج - اِس سے مُراد مسیح ہے - خُدا نے اپنے کلام یعنی مسیح کے ذریعے جو ازل سے تھا دُنیا کو پیدا کیا - اسی لئے اُس کو کلمۃ اللہ بھی کہتے ہیں - یوحنّا باب ۱ آیات ۱ تا ۱۴ اور بعض اُسے رُوح اللہ کہتے ہیں ۰

س ۲۳ - خُدا کا برّہ یا ذبیح اللہ سے کیا مُراد ہے - ؟

ج - مسیح اس نام سے بھی کہلاتا ہے - کیونکہ یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کی گواہی جو اُس نے مسیح کے بارے میں دی تھی کہ " دیکھو یہ خُدا کا برّہ ہے جو دُنیا کے گُناہ اُٹھا لے جاتا ہے "۔ صرف خُداوند یسُوع مسیح نے ہی صلیب پر تمام جہان کے گُناہوں کے بدلے اپنی جان دینے سے یہ حق حاصل کیا - (یُوحنّا باب ۱ آیت ۲۹)

س ۲۴ :- ابن داؤد سے کیا مُراد ہے ؟
ج - اس سے بھی مُراد مسیح ہے - کیونکہ وہ داؤد کے خاندان سے تھا -
متی باب ۱ آیت ۱

س ۲۵ - "ابن آدم" سے کیا مطلب ہے ؟
ج - یہ بھی مسیح کے لئے استعمال ہوا - کیونکہ مسیح اس دُنیا میں انسانی صُورت میں پیدا ہوا - اور یہ الفاظ اپنے لئے استعمال کئے -
مرقس باب ۲ آیت ۱۰ و باب ۹ آیت ۳۱

س ۲۶ - عمانوایل سے کیا مُراد ہے ؟
ج - یہ خُداوند یسُوع مسیح کا نام ہے - جو یسعیاہ نبی نے اُس کی پیدائش کے متعلق پیشینگوئی کرتے وقت بتلایا تھا - جس کے لفظی معنے ہیں "خُدا ہمارے ساتھ" یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۴

س ۲۷ - مسیح خُداوند کو بعض دفعوں پر نبی - کاہن اور بادشاہ کیوں کہا گیا ہے ؟
ج - اس لئے کہ پُرانے عہدنامہ کی کتابوں کے پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ مسیح اپنی زندگی سے یہ تینوں خدمتیں اور عہد پورے کریگا - چنانچہ وہ بادشاہ ہے اس لئے کہ وہ آسمان کی بادشاہت کا مالک ہے - زبور ۲۴ / ۷-۱۰ - زکریاہ باب ۹ آیت ۹ حقیقی نبی بھی تھا - اس لئے کہ اُس نے خُدا کی طرف سے انسان سے کلام کیا استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵ - حقیقی کاہن تھا - اس لئے کہ وہ تمام جہان کے گناہوں کی خاطر صلیب پر قربان ہُوا
زبور ۱۱۰ آیت ۴ عبرانیوں باب ۵ آیت و باب ۷ آیات ۲-۱۱

س ۲۸ - کیا خُداوند یسُوع مسیح توریت، نبیوں کی کتابوں کو منسُوخ کرنے آئے تھے؟

ج - نہیں - بلکہ وہ اُن کو پُورا کرنے آئے تھے (متی باب ۵ آیت ۱۷)

س ۲۹ - اُن کے پورا کرنے کی کیا ضرورت تھی -؟

ج - اس لئے کہ انسان گناہ کی کمزوری کی وجہ سے خُدا کی شریعت پر پوری طرح عمل نہیں کر سکتا تھا - رومیوں باب ۳ آیت ۲۳

س ۳۰ - خُداوند مسیح نے اپنے شاگردوں کو کونسی دُعا سکھلائی؟

ج - اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے - تیرا نام پاک مانا جائے - تیری بادشاہت آئے - تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے - زمین پر بھی ہو - ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے - ہمارے قصوروں کو معاف کر - کیونکہ ہم بھی اپنے قصورواروں کو معاف کرتے ہیں - ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے بلکہ بُرائی سے بچا - کیونکہ بادشاہی - قدرت اور جلال ابد تک تیرا ہی ہے - آمین متی باب ۶ آیات ۹ - ۱۳ -

س ۳۱ - خُداوند یسُوع مسیح نے پہاڑی وعظ میں کیا سکھایا -؟

ج - آسمان کی بادشاہت کے قوانین جن پر چلنے والوں کو مُبارک کہا گیا ہے

س ۳۲ - وہ کیا ہیں؟ متی ۵ آیت ۱-۱۲

ج - مُبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں - کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے -

مُبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں - کیونکہ وہ تسلّی پائینگے -

مُبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں۔ کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے

مُبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے۔

مُبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں۔ کیونکہ اُن پر رحم کیا جائیگا۔

مُبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں۔ کیونکہ وہ خُدا کو دیکھینگے ÷

مُبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے کہلائینگے ÷

مُبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے ÷

جب میرے سبب لوگ تمہیں لعن طعن کرینگے اور ستائینگے۔ اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہینگے تو تم مُبارک ہوگے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا۔ کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔

س ۳۳۔ خُداوند یسُوع مسیح کی مختصر تعلیم کیا تھی؟

ج۔ خُداوند مسیح کی تعلیم یہ تھی۔ کہ انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور اُس پر ایمان لائے اور آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو۔ جو خُدا نے اپنے پیار کی کثرت کی وجہ سے انسان کے لئے ازل سے مقرر کی ہوئی ہے۔ متی باب ۴ آیت ۱۷۔ یوحنا ۳ باب آیات ۲-۳

س ۳۴۔ وہ یہ تعلیم کس طرح دیتا تھا؟

ج۔ وہ اس تعلیم کو مختلف تمثیلوں اور مُعجزوں کے ذریعے لوگوں پر ظاہر کرتا تھا۔ تاکہ وہ خُدا کے پیار کو معلوم کرسکیں۔ اور آخر میں

اپنی صلیبی موت کے ذریعے خُدا کے حقیقی پیار کو دکھا کر آسمان کی بادشاہت کا دروازہ ایمانداروں کے لئے کھول دیا۔

س ۳۵:۔ خُداوند یسُوع مسیح نے دُنیا کو کونسی دعوتِ عام دی؟

ج۔ اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دُونگا۔ متی ۱۱ باب ۲۸ آیت

س ۳۶۔ مرنے کے بعد خُداوند یسُوع مسیح نے کیا کیا؟

ج۔ اُس نے عالمِ ارواح میں جاکر قیدی روحوں میں منادی کی۔ تاکہ وہ بھی اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ اور مسیح پر ایمان لاکر نجات پائیں۔ ۱پطرس باب ۳ آیات ۱۹ و ۲۰

س ۳۷۔ عالمِ ارواح کے بارے میں کیا جانتے ہو؟

ج۔ وہ رُوحوں کے ٹھہرنے کا مقام ہے۔ خُداوند یسُوع مسیح کے بتانے کے مطابق وہاں دیندار اور گنہگار روحیں قیامت کا انتظار کرتی ہیں۔ لوقا باب ۱۶ آیات ۲۳ تا ۲۶

س ۳۸۔ عالمِ ارواح میں منادی کرنے کے بعد مسیح نے اور کیا خاص کام کیا؟

ج۔ وہ تیسرے دن اپنی قُدرت کے زور سے مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ لوقا باب ۲۴ آیات ۱-۱۲۔ ۱کرنتھی باب ۱۳ آیت ۴

س ۳۹۔ کیا اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا کوئی ثبوت ہے؟

ج۔ ہاں۔ وہ چالیس دن تک اپنے شاگردوں پر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہا۔ اعمال باب ۱ آیات ۳۔ ۱کرنتھی باب ۱۵ آیات ۴-۸

س ۴۰۔ اِن چالیس دنوں میں خُداوند یسُوع مسیح نے اور کیا کُچھ کیا؟

ج۔ (ا) شاگردوں کے کمزور ایمان کو مضبوط کیا۔ لوقا باب ۲۴ آیات ۳۶ تا ۴۳

(ب) اور اُن کا ذہن کھولا۔ تاکہ کتاب مقدس کی پیشینگوئیوں کو جو مسیح کے متعلق تھیں سمجھ سکیں۔ لوقا باب ۲۴ آیت ۴۵۔

(ج) شاگردوں پر رُوح کا پھونکنا۔ یوحنا باب ۲۰ آیت ۲۲

(د) اور انہیں رسالت کی خدمت ان الفاظ میں سپرد کی۔ "جن کے گناہ تم قائم رکھو اُن کے گناہ قائم رکھے گئے ہیں"۔ یوحنا ۲۰ باب آیت ۲۳

(ر) اور رُوح القدس کے نازل ہونے کی اُن کو اُمید دلائی۔ لوقا باب ۲۴ آیت ۴۹۔

(س) کلیسیا کو منادی کرنے اور جو ایمان لائیں انہیں بپتسمہ دلوانے کا حکم بھی دیا۔ متی باب ۲۸ آیت ۱۹ +

(ص) اور اس بات کا یقین دلایا۔ کہ وہ دُنیا کے آخر تک ہمیشہ کلیسیا کے ساتھ رہیگا۔ متی باب ۲۸ آیت ۲۰

س ۴۱۔ چالیسویں دن مسیح نے کیا آخری کام کیا؟

ج۔ وہ زیتون کے پہاڑ پر اپنے شاگردوں کو لے گیا۔ اور وہاں اُن کے دیکھتے ہوئے اپنے جسم سمیت صعود کر گیا۔ اور خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا۔ اعمال باب ۱ آیت ۹۔ مرقس باب ۱۶ آیت ۱۹ عبرانیوں باب ۱ آیت ۳۔ باب ۱۰ آیت ۱۲ ! ۱۔ پطرس ۳: ۲۲

س ۴۲۔ خدا کے دہنے ہاتھ سے کیا مطلب ہے؟

ج۔ خدا کے پاس پہنچ کر الٰہی جلال و عزت و اختیار میں شریک ہونا۔ عبرانیوں باب ۱ آیات ۳-۴۔ یوحنا باب ۱۷ آیت ۵۔ عبرانیوں باب ۱۲۔ آیت ۲

س ۴۳ - اُس کے آسمان پر جانے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟

ج - وہ روزانہ خُدا کے آگے ہماری شفاعت کرتا ہے۔

ا یوحنا باب ۲ آیت ۱ - عبرانیوں باب ۷/۲۵

س ۴۴ - کیا وہ صرف آسمان پر ہی رہتا ہے ؟

ج - نہیں بلکہ وہ اپنے وعدے کے مطابق کلیسیا میں بھی رہتا ہے۔

(۱) متی باب ۲۸ آیت ۲۰ - (۲) مکاشفہ باب ۱ آیات ۱۱-۲۰

س ۴۵ - کیا خُداوند یسُوع مسیح کو دنیا دوبارہ دیکھ سکے گی ؟

ج - ہاں - بیشک جب وہ قیامت کے روز اپنے جلال میں ہزاروں فرشتوں کے ساتھ آسمان سے دُنیا میں آئے گا تو اُس وقت دُنیا کی ہر ایک آنکھ اُس کو دیکھے گی -

متی باب ۲۴ آیت ۲۷ - مکاشفہ باب ۱ آیت ۷

س ۴۶ - روزِ قیامت کو وہ کیا کریگا ؟

ج - وہ دُنیا کی عدالت کرے گا - یہ اختیار اُسے خُدا کی طرف سے مِلا - تاکہ جنہوں نے نیکی کی ہے - ہمیشہ کی زندگی اور جنہوں نے بدی کی ہے ہمیشہ کی سزا پائیں - (متی باب ۲۵ آیت ۳۱-۳۲ یوحنا باب ۵ آیت ۲۲ - اعمال باب ۱۷ آیت ۳۱)

رُوح القُدس کے بیان میں

س ۴۷ - خُداوند یسُوع مسیح نے رُوح القدس کے نازل ہونے کے متعلق جو وعدہ کیا تھا - وہ کس طرح پُورا ہُوا ؟

ج - وہ وعدہ یہودیوں کی عیدِ پنتکوست کے دن جو خُداوند یسُوع مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد کا دسواں دن تھا - اور اُس کے

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد پچاسواں دن ہوتا تھا۔ پورا ہُوا۔ پینتکوست کے دن رُوح القدس کھنچتی ہوئی آتشی زبانوں کی شکل میں رسولوں پر یروشلم میں نازل ہُوا۔ اعمال باب ۲ آیت ۱۔۴

س ۴۸۔ شاگردوں پر اُس کا کیا اثر ہُوا ؟

ج ۔ وہ طرح طرح کی زبانیں بولنے سے خُدا کے بڑے اور عجیب کاموں کا ذکر کرنے لگے ۔ اعمال باب ۲ آیت ۴

س ۴۹۔ لوگوں پر اُس کا کیا اثر ہُوا ؟

ج ۔ وہ تعجّب کرنے لگے ۔ کہ اُن گلیلیوں کو یعنی خُداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کو طرح طرح کی زبانوں کے ذریعے خُدا کے کاموں کا بیان کیونکر آ گیا ۔ اعمال باب ۲ آیات ۱۳ تا ۱۱

س ۵۰ ۔ کیا صرف طرح طرح کی زبانوں میں بولنے ہی سے رُوح القدس کے نازل ہونے کا یقین ہوتا ہے ؟

ج ۔ ہرگز نہیں ۔ رُوح القدس خُدا کی طرف سے مددگار ہوتا ہے ۔ اور مددگار کا کام کمزور انسان کی ضرورت کے مطابق ہُوا کرتا ہے ۔ چونکہ اُس وقت دُنیا کی بہت سی زبانوں کے بولنے والے حاضر تھے ۔ اور خُداوند یسوع مسیح کے گلیلی شاگرد ۔ سب لوگوں کو اُن کی مختلف زبانوں میں منادی نہ کر سکتے تھے ۔ اس لئے رُوح القدس نے اُس موقع کی ضرورت کے مطابق شاگردوں کی مدد کی جنہوں نے طرح طرح کی زبانوں میں رُوح القدس کی مدد سے منادی کی ۔ وہ ہر زمانے میں طرح بہ طرح انسان سے کلام کرتا ہُوا آیا ہے ۔ اور کلیسیا کو سنبھالتا تسلی دیتا اور پاک کرتا ہے ۔ مختلف زبانوں میں بولنا

رُوح القدس کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ÷

تثلیث

س ۵۱ :- تثلیث کے بارے میں کیا جانتے ہو۔؟

ج - تمام جہان میں صرف مسیحی مذہب خُدا کی وحدت میں کثرت کے تجربے کو ظاہر کرتا ہے -

س ۵۲ - کیا مسیحیت نے تثلیث کا مسئلہ علمِ ریاضی کے ذریعے سیکھا ؟

ج - نہیں - کیونکہ یہ ناممکن ہے ÷

س ۵۳ - کیا فلسفہ کے ذریعے اس کو معلوم کیا ؟

ج - نہیں - کیونکہ یہ بھی ناممکن ہے - کیونکہ فلسفہ کا علمی دائرہ محدُود ہے - مگر خدا لامحدُود ہے -

س ۵۴ - کیا اسے ایک الٰہی بھید سمجھ کر تسلیم کر لیا گیا ہے ؟

ج - ہرگز نہیں - کیونکہ اسے اس طرح مان لینا نادانی ہے ÷

س ۵۵ :- کیا تثلیث کا علم انسان کسی اور کوشش سے حاصل کر سکتا ہے ؟

ج :- ہرگز نہیں - کیونکہ کلام میں لکھا ہے - ایوب باب ۱۱ آیات ۷-۹
"کیا تو تلاش سے خدا کو پا سکتا ہے - کیا تو قادرِ مطلق کا بھید کمال کے ساتھ دریافت کر سکتا ہے - وہ آسمان کی طرح اونچا ہے - تو کیا کر سکتا ہے - وہ پاتال سے گہرا ہے - تو کیا جان سکتا ہے - اس کی ناپ زمین سے لمبی اور سمندر سے چوڑی ہے" -

س ۵۶ - پس تثلیث کا علم ہم کو کس طرح حاصل ہوا ہے ؟

ج - اس کا علم ہم کو خدا کی طرف سے حاصل ہوا - جس کو کلیسیا اپنے تجربہ سے روز بروز دیکھتی ہے ÷

س ۵۷ - وہ تجربہ کیا ہے ؟

ج یہ کہ خدا کی وحدت میں تین اقانیم کا تجربہ حاصل کرنا۔
۱- خدا کی کامل دانائی
۲- خدا کی لازوال محبت
۳- خدا کی کامل پاکیزگی
س ۵۸- خدا کی کامل دانائی کا تجربہ کس طرح حاصل ہوا؟
ج - کائنات کی تخلیق اور اس کو سنبھالنے کے ذریعے خدا باپ کی کامل دانائی ثابت ہوتی ہے۔ پیدائش باب ۱ آیت ۱ - زبور ۱۰۴ آیات ۵-۱۳-۲۴-۳۰- امثال باب ۸ آیات ۱-۲۲ تا ۳۰ -
س ۵۹- خدا کی لازوال محبت کا تجربہ کس طرح حاصل ہوا؟
ج - گنہگار انسان کی نجات کے انتظام کرنے میں - جو خدا نے یسوع مسیح اپنے بیٹے کے ذریعے دنیا پر ظاہر کیا - یوحنا باب ۳ آیت ۱۶ -
س ۶۰- خدا کی کامل پاکیزگی کا تجربہ کس طرح حاصل ہوا؟
ج - خدا کا روح القدس کو نازل کرنے سے جو انسان کو پاک کرتا ہے۔ ۱ پطرس باب ۱ آیت ۲ - ۲ کرنتھی باب ۶ آیت ۱۱ - رومیوں باب ۱۵ آیت ۱۶ - عبرانیوں باب ۱۲ آیت ۱۴ - احبار باب ۱۱ آیت ۴۴ -
س ۶۱- کیا کلیسیا نے تثلیث کا کوئی اور تجربہ بھی حاصل کیا؟
ج - ہاں - خداوند یسوع مسیح کا فضل - خدا باپ کی محبت - اور روح القدس کی شراکت کا تجربہ - جو وہ ہمیشہ اپنی زندگی میں حاصل کرتی چلی آرہی ہے - ۲ کرنتھی باب ۱۳ آیت ۱۴ -

عقیدہ

س ۶۲- مسیحی عقیدہ کیا ہے؟
ج - وہ رسولوں کے عقیدے کے نام سے موسوم ہے - جو

یوں ہے:-

میں ایمان رکھتا ہوں خُدا قادرِ مُطلق باپ پر جو آسمان اور زمین کا خالق ہے - اور یسوع مسیح پر جو اُس کا اکلوتا بیٹا اور ہمارا خُداوند ہے - وہ رُوح القُدس کی قُدرت سے پیٹ میں پڑا - کنواری مریم سے پیدا ہوا - پنطیس پلاطوس کے عہد میں دُکھ اُٹھایا - مصلوب ہوا - مر گیا اور دفن ہوا - عالمِ ارواح میں اُتر گیا - تیسرے روز مُردوں میں سے جی اُٹھا - آسمان پر چڑھ گیا - اور خُدا قادرِ مُطلق باپ کے دہنے بیٹھا ہے وہاں سے وہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کے لئے آنے والا ہے ؎

میں ایمان رکھتا ہوں رُوح القُدس پر - پاک کیتھولک کلیسیا پر - مقدّسوں کی شراکت - گناہوں کی معافی - بدن کی قیامت اور ابدی زندگی پر - آمین

حصّہ دوم

دربارہ مسیحیت

س ۶۳:- مسیحیت کے کیا معنی ہیں؟

ج - مسیحیت وہ مذہب ہے جس میں خداوند یسوع مسیح کو دُنیا کا نجات دہندہ مانا جاتا ہے - بعض اس کو الٰہی رشتہ بھی کہتے ہیں۔ جس سے خدا انسان پر اپنی مرضی ظاہر کر کے اُسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے - اس طرح انسان کی گنہگار زندگی کو ایک مقدّس زندگی میں تبدیل کر دیتا ہے ۔

س ۶۴:- سچا مسیحی کسے کہتے ہیں؟

ج : جس کا ایمان یہ ہو - کہ مسیح اُس کا اور تمام جہان کا نجات دہندہ ہے اور اس وجہ سے وہ مسیح کے حکموں پر پوری کوشش سے چلتا ہو ۔

س ۶۵:- جھوٹا مسیحی کون ہے؟

ج - جو کسی غرض سے مسیحی بن گیا ہو - مثلاً جان بچانے - روزگار - شادی یا کسی اور دُنیوی لالچ سے -

س ۶۶ - مسیحی لوگ کس کتاب کو مانتے ہیں؟

ج - بائبل مقدّس کو -

س ۶۷ :۔ اس کے کتنے حصّے ہیں ؟

ج :۔ دو۔ نیا اور پُرانا عہدنامہ۔

س ۶۸ :۔ لفظ عہدنامہ کے کیا معنی ہیں ؟

ج ۔ خُدا کا وعدہ جو وہ انسان سے کرتا ہے۔

س ۶۹ ۔ پرانے عہدنامہ کی کتنی کتابیں ہیں ؟

ج ، پُرانے عہدنامہ میں اُنتالیس کتابیں ہیں۔

س ۷۰ :۔ پُرانے عہدنامے کی کیا تعلیم ہے ؟

ج :۔ دُنیا کو بنانے کے بعد گناہ کی وجہ سے خُدا نے انسان پر توریت زبُور اور انبیاء کی کتابوں کے ذریعے مسیح کی آمد کی پیش خبری دی ۔ کہ وہی آکر دُنیا کو گُناہ سے بچائیگا ؁

س ۷۱ :۔ نئے عہدنامے کی کتنی کتابیں ہیں ؟

ج ۔ کُل ستائیس ہیں۔

س ۷۲ :۔ نئے عہدنامے کی کیا تعلیم ہے ؟

ج ۔ پیشینگوئیوں کے مطابق خُداوند یسُوع مسیح کا پیدا ہونا جس کی زندگی اور تعلیم کے بیانات چار اناجیل میں مندرج ہیں۔ اُس کے آسمان پر چلے جانے کے بعد رسُولوں کی خدمات کا ذکر اور قائم شدہ کلیسیاؤں کو خُدا کے رُوح کی طرف سے مسیحی ہدایات جو مختلف خطوط اور مکاشفہ کے ذریعے دی گئیں۔ ۲ پطرس باب ۱ آیت ۲۰، ۲۱

س ۷۳ :۔ مسیحی ہونے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟

ج :۔ ہم موروثی گُناہ کی سزا سے بچتے۔ کلسیوں باب ۱/۱۲ اور آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کے ۱۹

وارث اور اُمیدوار ہو جاتے ہیں۔
رومیوں باب ۸ آیت ۲۴۔ ۲۵۔ افسیوں باب۳ آیت ۶۔

س۴۴۔ مسیحی بننے کا کیا طریقہ ہے ؟
ج۔ ہم بپتسمے کے وسیلے جو پانی کے ذریعے باپ۔ بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے دیا جاتا ہے۔ مسیحی بنتے ہیں۔ متی باب۲۸ آیت ۱۹

س۴۵: بپتسمہ کون دیتا ہے ؟
ج۔ پادری صاحب۔

س۴۶:۔ پادری صاحب کا کیا مطلب ہے ؟
ج:۔ یہ اطالوی لفظ ہے۔ جس کے معنے "باپ" کے ہیں۔ چنانچہ پادری کلیسیا کا روحانی باپ اور مسیح کا خادم ہے۔
اکرنتھی باب ۴ آیت ۱۵۔ اکرنتھی ۴ باب آیت ۱۔

س۴۷۔ لفظ کلیسیا کے کیا معنی ہیں ؟
ج۔ لفظ "کلیسیا" یونانی لفظ "اکلیسیا" سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں ایمانداروں کا گروہ جو علیحدہ کیا گیا ہو۔ اعمال ۴ باب۳۲ آیت اس سے مراد مسیحی جماعت ہے۔ اعمال باب۴ آیت ۳۲ و ۵ باب۱۴ آیت

س۴۸:۔ کیا آسمان کی بادشاہت حاصل کرنے کے لئے صرف بپتسمہ ہی کافی ہے ؟
ج۔ نہیں۔ کیونکہ بپتسمہ صرف آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونے کا وسیلہ ہے۔ اُس میں داخل ہونے کے بعد ہمیں اور بہت سے قدم اُٹھانے پڑتے ہیں۔ فلپی باب۳ آیات ۲ تا ۱۴۔
۲ تیمتھیس باب۴ آیات ۷-۸

س ۷۹:۔ بپتسمہ لینے کے بعد ہم پر کیا فرض عائد ہوتے ہیں؟

ج:۔ کہ بہت جلد دین میں مستحکم ہوں۔

س ۸۰: مستحکم ہونے کی کیا تواریخ ہے؟

ج:۔ قدیم زمانے میں رسُول اور بزرگ کلیسیا میں اُن لوگوں پر ہاتھ رکھ کر رُوح القدس نازل ہونے کے لئے دُعا کرتے تھے۔ جو مسیحی دین کی ابتدائی تعلیم پا چکتے تھے۔ چنانچہ یہ رسم اب یوں پوری ہوتی ہے۔ کہ کلیسیا میں لڑکے اور لڑکیاں جب اُس عمر تک پہنچ جاتے ہیں۔ کہ جس میں وہ اپنی ذمہ داری کو جو اُن کے دھرم ماں باپ نے اُن کے بپتسمہ کے وقت لی تھی خود اپنے اُوپر لے سکیں۔ تو خُدا اور کلیسیا کے رُوبرُو گرجاگھر میں مستحکم ہونے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ اعمال باب ۸ آیت ۱۴-۱۷ و باب ۱۹ آیت ۱-۷

س ۸۱۔ یہ رسم کس طرح ادا کی جاتی ہے؟

ج: (ا) جو کلیسیا بشپ کو اپنا معزز دینی باپ سمجھتی ہے۔ اُس میں بشپ صاحب قدیمی دستُور کے مطابق اُمیدواروں سے سوال کر کے اُن کے لئے رُوح القدس حاصل کرنے کی دُعا کرتے ہیں۔ اور اُن پر ہاتھ رکھ کر یقین دلاتے ہیں۔ کہ آئندہ خُدا اُنہیں رُوح القدس دینے اور اُس کو اپنی ہدایت میں لینے کو تیار ہے۔

(ب) جو کلیسیا پرسبٹر یا پریسٹ کو کلیسیا کا معزز دینی باپ سمجھتی ہے۔ وہاں سیشن ایسے شخصوں کے مستحکم ہونے کا انتظام کرتی ہے۔ اُمیدوار امتحان دینے کے بعد کلیسیا کے روبرو حاضر ہوتے ہیں۔ جہاں پرسبٹر اُن سے سوال کرتا ہے۔ اور

بعد میں اُن کے لئے دُعا کر کے انہیں کلیسیا کے پختہ ممبروں میں شریک کرتا ہے۔

س ۸۲۔ مُستحکم شدہ شخص کو کلیسیا میں کیا حق حاصل ہے؟

ج۔ (ا) کہ وہ پاک عشاء میں شریک ہو سکتا ہے۔

(ب) کلیسیائی معاملات میں اپنی رائے دینے کا حقدار ہوتا ہے۔

س ۸۳:۔ پاک عشاء کی رسم کیا ہے؟

ج۔ یہ رسم خُداوند یسُوع مسیح کی موت کی یادگار ہے۔ جسے شکر گزاری کے ساتھ عمل میں لانے کا حکم خُداوند یسُوع مسیح نے ہر ایک مسیحی کو دیا۔ لوقا باب ۲۲ آیت ۱۷-۲۰۔ اکرنتھی باب ۱۱۔ آیت ۱۹-۲۴

س ۸۴۔ اس رسم کو خُداوند یسُوع مسیح نے کس طرح قائم کیا؟

ج۔ جس رات وہ دشمن کے حوالے کیا گیا۔ اُس نے روٹی لی اور شُکر کر کے توڑی۔ اور اپنے شاگردوں کو دے کر کہا۔ لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے۔ میری یادگاری میں ایسا ہی کیا کرو۔ اُسی طرح کھانے کے بعد اُس نے پیالہ کو لیا۔ اور شُکر کر کے اُن کو دیا۔ اور اپنے شاگردوں کو دے کر کہا۔ کہ اس میں سے پیؤ۔ کیونکہ نئے عہدنامہ کا یہ میرا خُون ہے۔ جو تمہارے اور بہتوں کے گناہوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے۔ میری یادگاری میں ایسا ہی کیا کرو۔ اکرنتھی باب ۱۱ آیات ۲۳-۲۵

س ۸۵:۔ روٹی اور وائن کے کھانے سے ہم کس چیز میں روحانی طور پر شریک ہوتے ہیں؟

ج۔ خُداوند یسُوع مسیح کے روحانی بدن اور خون میں۔

س ۴۶ :۔ پاک عشاء لینے سے پیشتر ہم پر کیا فرض ہے ؟
ج :۔ اپنے آپ کو جانچیں ۔ کہ کیا ہم مناسب طور پر پاک عشاء میں شریک ہو رہے ہیں ؟
(۲) اور کہ کیا ہم نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لی ہے یا نہیں ؟
(۳) اور کیا ہم اپنے پڑوسیوں کو پیار کرتے ہیں کہ نہیں ؟
س ۴۷ :۔ مستحکم ہونے کے بعد ہم پر کون سے فرائض عائد ہوتے ہیں ؟
ج ۔ خداوند مسیح کے حکموں پر عمل کر اُس کے پورے قد کے اندازے تک پہنچنے کی کوشش کرنا ۔ افسی باب ۴ آیت ۱۳ تا ۱۵ ۔
س ۴۸ ۔ جب ہم اس طرح کوشش کرتے ہیں تو ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے ؟
ج (۱) ہم مسیح کی محبّت کی گہرائی ۔ چوڑائی اور اونچائی کے علم کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے جاتے ہیں ۔ افسی باب ۳ آیت ۱۸-۱۹
جس کی وجہ سے ہماری رُوحانی شکل درجہ بدرجہ بدلتی جاتی ہے ۔
(۲) (۱ کرنتھی باب ۱۱ ۲۴) ہم خُداوند یسوع مسیح کے حکم کے مطابق ہر ممکن موقعہ پر پاک عشاء میں شامل ہوتے رہتے ہیں ۔ جس کی روحانی طاقت سے ہمیں اس دُنیا کی دوڑ کو آسانی سے ختم کرنے کی مدد ملتی ہے ۔ اور آخر میں اُس روحانی تاج کو حاصل کرتے ہیں ۔ جو آسمان پر ہمارے لئے محفوظ ہے ۔
۲ تیمتھیس باب ۴ آیت ۷-۸ ۔
س ۴۹ :۔ مستحکم ہونے کے بعد کیا ہمارے اور بھی فرائض ہیں ؟
ج ۔ (۱) ہاں ۔ خُدا کے کلام کی روزمرّہ شخصی تلاوت کرنا ۔ جو ہمارے

راہ کی روشنی اور پاؤں کے لئے چراغ ہے۔ زبور ۱۱۹ آیت ۱۰۵
جس کے ذریعے خدا اپنی پاک مرضی ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ یہی
کلام رُوح کی تلوار بھی ہے۔ جس کے استعمال سے ہم شیطانی حملہ
سے بچ سکتے ہیں۔ افسیوں باب ۶ آیت ۱۷۔

(ب) شخصی دُعا۔ جس کے ذریعے سے ہماری رُوح الٰہی رُوح
سے قوّت اور سیری حاصل کرتی ہے۔ رومیوں باب ۸ آیت ۲۶-۲۷

ج۔ مسیحی عبادت جسکے ذریعے سب مسیحی باہم مل کر خدا کی پرستش کرتے ہیں

عبادت

س۔ اِس دُنیا میں ہم کو خدا کی پرستش کس طرح کرنی چاہیئے؟

ج (۱) حمد و ثنا کے ذریعے۔ جس کے کرنے کا ہر ایک مُتنفّس
کو خُدا کی طرف سے حکم ہے۔ زبور ۱۵۰ آیت ۶ کُلسیوں باب ۳ آیت ۱۶

(ب) کلامِ الٰہی کا حصّہ پڑھے جانے سے۔ جو قدیم سے مروّج
ہے اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح نے بھی ہیکل میں یسعیاہ نبی کے
صحیفے کو پڑھ کر ایسا کرنا ہم پر فرض ٹھہرایا۔ لوقا باب ۴ آیات ۱۷ و ۱۸

ج۔ نصیحت کے ذریعے۔ یہ قدیمی دستور تھا۔ کہ کوئی بزرگ
دورانِ عبادت عابدین کو اُن کے رُوحانی فائدہ کے لئے نصیحت
کرتا تھا۔ اعمال باب ۱۳ آیت ۱۳ تا ۱۶۔

د۔ نذرانے سے۔ خُدا کا حکم ہے۔ کہ کوئی میرے سامنے خالی
ہاتھ نہ آئے۔ خروج باب ۲۳ آیت ۱۵ ۔ س۔ دُعا سے۔ متی ۶ باب ۹

نذرانہ

س ۹۔ نذرانے کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ اپنی زندگی کو نذر کرنا۔ جیسے خُدا کی خدمت کے لئے انسان
نذر کرتا ہے۔ جیسے خُدام دین کی زندگیاں اور دوسرے نیک

لوگوں کی زندگیاں +

(۲)- اپنی ہر ایک چیز خُدا کی نذر کر دینا۔ چونکہ ہم خُدا کے ہیں۔ اس لئے ہماری ہر ایک چیز خُدا کی ہے۔ پس وہ ہماری اپنی نہ ہوئی۔ بلکہ خُدا کی طرف سے امانت ہے +

(۳) دہ یکی - ملاکی باب ۳ آیت ۱۰ -

(۴) اپنی کمائی کا ایک معقول حصّہ ہدیے کی شکل میں خُدا کے آگے پیش کرنا۔ اقرنتھی باب ۱۶ آیت ۲-

(۵) خُدا کی خاص نعمتوں اور برکتوں کے عوض جو ہم نے اُس کے ہاتھوں سے پائی ہوں۔ نقدی یا جنس کی شکل میں پیش کرنا +

(۶) فصلی شکرگزاری یعنی ربیع اور خریف کی فصلی شکرگذاری +

احبار باب ۲۷ آیت ۳۰-

(۷) باغ کے نئے حاصلات کی شکرگزاریاں۔ مثلاً سبزیاں اور پھلوں وغیرہ کا شکرانہ۔ استثنا باب ۲۶ آیت ۲ -

(۸) اپنے گلّہ کی افزائش کا شکرانہ -

(۹) کسی منّت کا خُدا کی طرف سے پورا ہونے کی شکرگذاری - گنتی باب ۶ آیت ۲۱ - گنتی باب ۳۰ آیت ۲۔ واعظ باب ۵ آیت ۴

(۱۰) نکاح کی شکرگزاری

(۱۱) بچّوں کی پیدائش کی شکرگذاری +

(۱۲) سالگرہ کے دن کی شکرگزاری +

(۱۳) بیماری سے شفا پانے کی شکرگزاری +

(۱۴) امتحان میں کامیابی کی شکرگزاری +

(۱۵) تنخواہ میں ترقی پانے کی شکر گزاری ؛

(۱۶) عہدہ بڑھ جانے کی شکر گزاری ؛

غرضیکہ خدا نے انسان کو لاتعداد موقعے دیئے ہیں۔ جن میں وہ خدا کو نذرانے پیش کرنے کا مبارک موقع حاصل کر سکتا ہے۔
(عبرانیوں ۱۳ باب ۱۶ آیت)

س ۹۱ :۔ کیا کسی نبی نے اس خیال کے اُوپر کبھی غور کیا ؟

ج ۔ ہاں ۔ داؤد بادشاہ اپنے دل سے یوں پوچھا کرتا تھا۔ "خداوند کی سب نعمتیں جو مجھے ملیں۔ میں اُن کے عوض میں اُسے کیا دوں"۔ (زبور ۱۱۶ آیت ۱۲)

س ۹۲ :۔ کیا خدا کا کلام ہدیہ یا نذرانہ دینے کے متعلق کچھ اور بھی کہتا ہے ؟

ج ہاں (ا) دینا لینے سے مبارک ہے ۔ اعمال باب ۲۰ آیت ۳۵۔
(ب) خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔ ۲۔ کرنتھی باب ۹ آیت ۶-۸

س ۹۳ :۔ نذرانے دینے کے بعد ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے ؟

(ا) ایک رُوحانی خوشی کی بھر پوری جو بیان سے باہر ہے۔
(ب) رُوحانی اور جسمانی برکات جو ہم خدا کی طرف سے نذرانے کے عوض پاتے ہیں۔ استثنا باب ۲۸ آیات ۱-۷۔

س ۹۴ ۔ خدا کو کس قسم کا نذرانہ دینا چاہیئے ؟

ج ۔ اپنی اچھی چیز جو جائز طریقہ سے حاصل ہو۔ خروج باب ۲۳ آیت ۱۹
(امثال باب ۳ آیات ۹-۱۰)

س ۹۵ ۔ کس قسم کا نذرانہ خدا قبول نہیں کرتا ؟

۱۔ ناقص نذرانہ ۔ ملاکی باب ۱ آیت ۸ ۔ ملاکی باب ۳ آیت ۸ ۔

(۲)- جو دکھاوے کے ساتھ دیا گیا ہو۔ متی باب ۶ آیت ۴-۲-
(۳) جو خوشی کے ساتھ نہ دیا گیا ہو۔ اعمال باب ۵ آیات ۱-۶-
۲ کرنتھی باب ۹ آیات ۱۱-۱۲-

س ۹۶:- خدا کس قسم کی پرستش کو پسند کرتا ہے؟
ج- جو روح و راستی کے ساتھ کی جائے۔
یوحنا باب ۴ آیت ۲۲-۲۴ ۱ کرنتھی باب ۱۴ ۱۵ آیت-

س ۹۷- جب میں روح اور راستی کے ساتھ گھر میں عبادت کر سکتا ہوں۔ تو کیا گرجا جانا مجھ پر فرض ہے؟
ج- ہاں ضرور۔ اس لئے کہ خدا جماعتی عبادت کے ذریعے بھی اپنی پرستش چاہتا ہے۔ اور اگر میں اس قسم کی پرستش نہ کروں۔ تو خدا کا گنہگار ہوتا ہوں۔ عبرانیوں باب ۱۰ آیت ۲۵-

س ۹۸- کیا جماعتی عبادت کا ثبوت خدا کے کلام سے مل سکتا ہے؟
ج- ہاں۔ مکاشفہ باب ۴ آیت ۱۰- یسعیاہ باب ۶ آیت ۱-۳ سے صاف ظاہر ہے کہ فرشتگان اور مقدسین خدا کو سجدہ کرتے ہیں جو اُس کی شان کے شایاں ہے۔

اُس دُنیا میں خدا نے ہیکل کو اسی لئے تعمیر کروایا تھا۔ کہ اُس میں انسان جماعتی طور پر عبادت کر سکے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح نے بھی اس دُنیا میں رہتے وقت ہیکل کی عبادت سے کبھی غیر حاضر ہونے کی کوشش نہیں کی۔ لوقا ۴ باب آیت ۱۶ لوقا ۲ باب آیت ۴۹- لوقا ۵ باب آیت ۱۴- لوقا ۱۷ باب آیت ۱۴ یوحنا ۷ باب آیات ۱۰-۱۴- ۲۶-۳۷- لوقا ۲ باب ۳۶-۳۷-

س ۹۹:۔ اگر ہماری زندگی کسی ایسے دُنیوی کاروبار کی وجہ سے اس قدر مصروف ہو۔ کہ ہم اتوار کو عبادت میں شامل نہ ہو سکیں تو ہمیں سال میں کم از کم کتنی دفعہ عبادت میں شامل ہونا چاہیئے؟

ج۔ کم از کم سال میں تین دفعہ ہمیں عشاء ربانی لینی چاہیئے۔ یہ حکم خروج باب ۲۳ آیات ۱۴-۱۷ میں لکھا ہے۔ چنانچہ بڑا دن ایسٹر اور سال میں کوئی ایک اتوار کو ضرور عبادت میں شامل ہونا اور عشاء ربانی لینی چاہیئے۔

س ۱۰۰۔ مردوں اور عورتوں کو عبادت کس طرح کرنی چاہیئے؟

ج۔ مرد کو سر ننگا کر کے اور عورت کو سر ڈھانپ کر عبادت کرنی چاہیئے۔ اکرنتھیوں باب ۱۱ آیت ۴-۷۔

س ۱۰۱۔ کیا عورتوں کے لئے کلیسیا میں خدمت کا دروازہ کھلا ہے؟

ج۔ ہاں خداوند یسوع مسیح نے جی اُٹھنے کے بعد سب سے پہلے اپنے تئیں مریم مگدلینی پر ظاہر کیا اور اُسے یہ خدمت عطا کی۔ کہ وہ جا کر خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی خبر اُس کے شاگردوں کو دے۔ یوحنا باب ۲۰ آیت ۱۷-۱۸۔ چنانچہ عورت خداوند کی بشارت کا کام کر سکتی ہے۔ یوحنا باب ۴ آیت ۲۹۔ اسی وجہ سے کلیسیاء میں بائبل وومن۔ اُستانیوں۔ ڈاکٹروں نرسوں۔ ڈیکنیوں وغیرہ کی خدمات کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر پاک کلام کے حکم کے مطابق اُسے کلیسیاء میں عبادت میں ہادی ہونے کی اجازت نہیں۔ اکرنتھیوں باب ۱۴ آیت ۳۴ و ا تیمتھیس باب ۲ آیت ۱۲۔

مسیحی بشارت

س ۱۰۲:- بشارت کا کیا مطلب ہے؟
ج :- خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری دینا۔ کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا۔ جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔ اعمال ۴ باب آیت ۱۲۔
س ۱۰۳:- یہ حکم کس نے دیا اور کس کو دیا گیا؟
ج :- یہ حکم خداوند یسوع مسیح نے کلیسیا کو دیا تھا۔
س ۱۰۴:- نجات کی کیوں ضرورت ہے؟
ج (ا) کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ (رومی ۳ باب آیت ۲۳)
(ب) گناہ کی مزدوری موت ہے۔ رومی ۶ باب آیت ۳۰۔
(ج) "خدا کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے"۔
(۱ یوحنا ۱ باب آیت ۷)

س ۱۰۵:- زندہ کلیسیا کی کیا پہچان ہے؟
ج :- جس کلیسیا کے اندر بشارت دینے والی روح پائی جائے۔
س ۱۰۶:- مردہ کلیسیا سے کیا مراد ہے؟
ج :- جو کلیسیا بشارت دینے سے شرماتی ہو۔ مردہ کلیسیا ہے۔
س ۱۰۷:- کیا بشارت دینا صرف پادریوں اور منادوں ہی کا کام ہے؟
ج نہیں۔ وہ لوگ غلطی پر ہیں۔ جو ایسا خیال کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ہر ایک مسیحی کا فرض ہے۔ متی ۲۸ باب ۱۹-۲۰ آیت

س ۱۰۸:- بشارت دینے کے کیا طریقے ہیں ؟

ج ۱- خداوند یسوع مسیح کی منادی سربازار کرنا۔ یسعیاہ باب ۴۰ آیت ۹

(یسعیاہ ۵۲ باب آیت ۷)

(۲) کلام کے حصّوں کو فروخت کرنا۔

(۳) غیر مسیحیوں کے سامنے سچی مسیحی زندگی دکھانے کی کوشش کرنا۔ تاکہ وہ یہ پُر تاثیر اور نیک زندگی دیکھ کر مسیح پر ایمان لاسکیں۔ متی باب ۵ آیت ۱۶۔

(۴) رُوحوں کو فرداً فرداً جیتنے کی کوشش کرنا۔ اعمال ۸ باب آیت ۲۶-۳۸۔ یوحنا ۳ باب ۱-۱۵ آیت۔ یوحنا ۴ ب ۷-۲۹ آیت

(۵) بشارت دینے والوں کی مندرجہ ذیل طریقوں سے حوصلہ افزائی کرنا ؛

(ا) شخصی امداد کے ذریعے

(ب) مالی امداد کے طور پر

(ج) دعائیہ امداد کے وسیلے سے

سلسلۂ خادمانِ دین و عوام

س ۱۰۹:- کلیسیا میں خدمت کے کتنے درجے ہیں

ج - خدمت کے کلیسیا میں کئی درجے ہیں - ۱ کرنتھی باب ۱۲ آیات ۲۷-۲۸ -

ا- نگہبان یا بشپ ؛

ب - پاسبان یا پریسٹ ؛

د - اُستاد ؛

ی۔ ڈاکٹر۔
س۔ طرح طرح کی زبانیں بولنے والے۔
ک۔ زبانوں کا ترجمہ کرنے والے۔
ل۔ منتظم وغیرہ وغیرہ۔
س۱۰۔ یہ خدمتیں کون عنایت کرتا ہے؟
ج خُدا کا رُوح۔ جو انسان کی لیاقت کے مطابق اُسے خدمت عنایت کرتا ہے۔ اکرنتھی باب ۱۲ آیت ۱۱
س۱۱۔ یہ خدمتیں کیوں عنایت کی جاتی ہیں؟
ج۔ تاکہ خدمت گزاری کا کام کیا جائے۔ اور کلیسیا جو مسیح کا بدن ہے ترقی پائے۔ افسیوں باب ۴ آیت ۱۲۔
س۱۲:۔ خادم الدین کی خدمت کا شروع کیسے ہُوا؟
ج:۔ خُداوند یسُوع مسیح کے وقت سے جس کا سلسلہ یوں جاری ہُوا۔ کہ سب سے پہلے خُداوند یسُوع مسیح نے بارہ رسُولوں کو مقرر کیا۔ مرقس باب ۳ آیات ۱۳-۱۹۔ خُداوند یسُوع مسیح کے آسمان پر چلے جانے کے بعد اُن مقرر شُدہ رسُولوں نے دُعا اور ہاتھ رکھنے کی رسم کے ذریعے اوروں کو اس خدمت پر مقرر کیا۔ اعمال باب ۱ آیت ۱۶-۲۱۔ اعمال باب ۶ آیت ۱-۶ اعمال باب ۱۳ آیت ۱-۳۔ چنانچہ یہ طریقہ خُداوند یسُوع مسیح سے لے کر کلیسیا میں اب تک چلا آرہا ہے۔ کہ خادم الدین کلیسیا میں پاک رسُولی کلیسیا کی تعلیم کے مطابق نگہبان یا بشپ صاحب کے دُعا اور ہاتھ رکھنے سے مختلف خدمتوں

پر مقرر کئے جاتے ہیں۔

س ۱۱۳:- خادم الدین سے کس حد تک جسمانی خدمت کی توقع رکھنی چاہیئے؟

ج- چونکہ خادم الدین مسیح کا خادم ہے۔ اکرنتھی باب ۲ آیت ۹- لہذا کلام کی واقفیت۔ ۲ تیمتھیس باب ۴ آیت ۲ اور دعا کے ذریعے جاگتے رہنا اس کا فرض ہے کہ کہیں ابلیس کلیسیا پر حملہ کر کے اُسے برباد نہ کر دے۔ ۱ پطرس باب ۵ آیت ۸- وہ مسیح کا ایلچی اور خدا کے بھیدوں کا مختار ہے۔ جس مختاری کو دیانتداری کے ساتھ سنبھالے رکھنا اُس کا فرض ہے۔ اکرنتھی باب ۴ آیت ۱ ملاکی ۲ باب آیت ۷- وہ مسیح کے داغوں کو اپنے جسم پر لئے پھرتا ہے۔ اِس لئے کلیسیا کو روا نہیں کہ اُس سے دنیوی خدمت کی توقع رکھے۔ گلتیوں باب ۶ آیت ۱۷-

س ۱۱۴- کلیسیا کا خدام دین کے متعلق کیا فرض ہے؟

ج- ۱- کہ اُن کی رُوحانی نصیحت کو مانیں۔

۲- کہ اُن کی پرورش کا بوجھ خود اُٹھائیں۔ کیونکہ یہ خدا کے کلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ اکرنتھی ۹ باب آیت ۱۴-۱۲ گلتیوں ۶/۶ تاکہ وہ خدا کی خدمت میں بے فکری سے لگے رہیں۔ جو کلیسیا یہ دو باتیں نہیں کر سکتی۔ اُن کے لئے یہ باعث شرم ہے۔

س ۱۱۵- کیا کلیسیا میں اور بھی خدمتیں ہیں؟

ج ۱- ہاں- معالج- اس میں ڈاکٹر- نرس اور کمپونڈر شامل ہیں۔

ب۔ **مُعلِّم**۔ جس میں پروفیسر اور استاد شامل ہیں۔
ج۔ **مُنتظم**۔ یہ وہ ہیں۔ جو خادم الدین کے مددگار کی حیثیت سے کلیسیا کا کام کرتے ہیں۔ مثلاً:۔
۱۔ شہری کلیسیاؤں میں پاسٹریٹ کمیٹی یا سیشن کے ممبران۔
دیہاتی کلیسیا میں سیوک یا رضاکار۔
س ۱۶ :۔ ان کے کیا فرائض ہیں؟
ج ۱۔ عبادت کے لیئے کلیسیا کو اکٹھا کرنا۔
۲۔ پاسبان کی غیر حاضری میں عبادت کرانا۔
۳۔ کلیسیا کے بیماروں اور دکھیاروں کی خبر حلقہ کے پاسبان یا مبشر کو دیتے رہنا۔
۴۔ پکار یا نکاح کے وقت لڑکے اور لڑکی کی تصدیق کرنا۔
۵۔ ہدیہ جمع کرنے میں پاسبان کی مدد کرنا۔
۶۔ عبادت کے وقت کی اطلاع اپنے گاؤں یا بستی کے لوگوں کو دینا۔
۷۔ مقامی گرجہ گھر کی حفاظت کرنا۔
۸۔ کلیسیائی آمدنی بڑھانے میں پاسبان کی مدد کرنا۔ اور کلیسیائی خرچ کے وقت پاسبان کو صلاح و مشورہ دینا۔
۹۔ بشارتی ہفتہ یا عام بشارتی کام میں استاد کی مدد کرنا۔
۱۰۔ اپنا اور اپنے خاندان کا نیک نمونہ کلیسیا میں ظاہر کرنا۔
۱۱۔ مقامی سنڈے سکولوں اور مستحکم ہونے والی جماعتوں کو تیار کرنے میں پاسبان کی مدد کرنا۔

۱۲۔ پاسبان کی غیر حاضری میں نمازِ جنازہ ادا کرنا۔
س ۱۱۷:۔ ان کا جناز کس طرح ہونا چاہیے جو منتظم کہلاتے ہیں۔
ج۔ مندرجہ ذیل تین اصولوں پر:۔
۱۔ اُمیدوار کلیسیا کے سامنے مسیحی نیک۔ زندگی کا ثبوت دے سکے +
۲۔ مستحکم شدہ ہو اور عشاء ربانی میں باقاعدہ شامل ہوتا رہا ہو +
۳۔ خیرات اور نذرانہ بلا حیلہ وبہانہ کلیسیا کو متواتر دیتا رہا ہو +
۴۔ جناز کے لئے کوئی دُنیوی غیر مسیحی طریقہ استعمال نہ کرے۔ بلکہ دُعا کے ساتھ خُدا کی مرضی اور پاسبان کی منظوری پر چھوڑ دے +

مسیحی نکاح

س ۱۱۸:۔ مسیحی نکاح کی بابت کیا جانتے ہو؟
ج۔ یہ پاک عقد ہے +
س ۱۱۹۔ نکاح سے پیشتر انسان اپنی زندگی کس طرح گزارتا ہے؟
ج۔ نکاح سے پیشتر مرد اور عورت فرداً فرداً خُدا کے جلال کے لئے اپنی زندگی گذارتے ہیں +
س ۱۲۰۔ نکاح کے وقت سے انسان اپنی زندگی کس طرح گزارتا ہے؟
ج۔ پاک عقد میں ہو کر مرد اور عورت اپنی زندگیاں خُدا کے جلال کے لئے گزارتے ہیں +
س ۱۲۱:۔ نکاح کی حالت کو کیا کہا گیا ہے؟
ج۔ پاک +

س ۱۲۲۔ اسے پاک کیوں کہا گیا ہے؟
ج۔ و۔ اس لئے کہ شروع میں خُدا نے آدم اور حوّا کو بنا کر باغِ عدن میں پاکیزہ حالت میں رکھا تھا۔ لہٰذا نکاح کی ابتدا پاکیزگی سے شروع ہوئی ۔
ب۔ مقدّس پولُوس نے اس کی پاکیزہ مثال سے مسیح اور کلیسیا کے اتحاد کی مثال دی ہے ۔
س ۱۲۳۔ اس پاک عقد میں شامل ہونے کے لئے مرد اور عورت کا باہمی عہد کتنی دُور تک جاتا ہے؟
ج۔ "جب تک موت انہیں جُدا نہ کرے"۔ (دعائے عام کی کتاب)
اس لئے کہ وہ عقد تمام عمر کے لئے ہوتا ہے۔
س ۱۲۴:۔ کیا اس عہد کے بعد اگر زندگی میں دُکھ اور مصیبت یا کوئی اور ناموافق بات حائل ہو۔ تو اس سے اُس عقد پر کچھ اثر پڑتا ہے۔؟
ج :۔ نہیں۔ کیونکہ وہ بھلائی اور بُرائی۔ تنگی اور خوشحالی۔ بیماری اور تندرستی کے موقعوں میں سے گزرنے کے لئے بھی ہوتا ہے۔ (دعائے عام کی کتاب)
س ۱۲۵:۔ جب نکاح کی پاکیزگی کا خیال نہ کرتے ہوئے انسان اُسے اختیار کرتا ہے۔ تو اُس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟
ج :۔ مرد اور عورت کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو نا جن سے لڑائی اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں ۔
س ۱۲۶:۔ یہ لڑائی اور جھگڑے انہیں کہاں تک پہنچا دیتے ہیں؟

ج:- طلاق کے خیال تک ۔

س ۱۲۷:- طلاق کے متعلق خدا کا کیا حکم ہے؟

ج - ملاکی باب ۲ آیت ۱۶ میں خدا نے فرمایا ہے۔
"میں طلاق سے بیزار ہوں"

س ۱۲۸:- پُرانے عہدنامے میں لوگوں کو طلاق دینے کی کیوں اجازت تھی؟

ج - مسیح خداوند نے بتلایا۔ کہ یہ اُن کی سنگدلی کی وجہ تھی۔ مگر خدا کے ازلی انتظام میں یہ بات نہ تھی ۔

س ۱۲۹ - آستر کی کتاب میں جو بیان ملتا ہے۔ کہ اخسویرس بادشاہ نے ملکہ وشتی کو نافرمانی کی وجہ سے طلاق دیا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟

ج - تاکہ سلطنت کی تمام عورتیں ملکہ وشتی کا بُرا نمونہ نہ لیں۔ چنانچہ وہ طلاق اس لئے نہ دیا گیا۔ کہ اُس کی بنا پر سب مرد اپنی بیویوں کو طلاق دینا شروع کر دیں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے صرف زناکاری کی وجہ پر طلاق کی اجازت دی ہے۔ متی باب ۱۹ آیت ۹۔

س ۱۳۰ - نکاح کس کے ہاتھ سے کروانا چاہیئے؟

ج - چونکہ نکاح خدا کی طرف سے مقرر ہُوا ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ وہ خادم الدین ہی سے پڑھوایا جائے۔ جو درستی کے ساتھ نکاح پڑھتے وقت مسیح کی طرف سے یہ کہہ سکتا ہے ۔
"جنہیں خدا نے جوڑا ہے۔ اُنہیں کوئی آدمی جُدا نہ کرے۔ متی باب ۱۹ آیت ۶

س ۱۳۱:۔ پاک نکاح کی رسم کہاں ادا ہونی چاہیئے۔
ج ۔ پاک جگہ یعنی گرجا گھر میں۔ اس لئے ہمیشہ گرجا گھر ہی میں یہ رسم ادا ہونی چاہیئے۔
س ۱۳۲ بعض جگہوں میں جہاں گرجا گھر نزدیک نہ ہو۔ نکاح کہاں کیا جائے؟
ج ۔ گرجا گھر لڑکی والوں کے گھر سے پانچ میل دُور ہو تو مجبوری کی وجہ سے لڑکی کے گھر میں نکاح کئے جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور اگر گرجہ گھر پانچ میل کے اندر ہو تو نکاح گرجا ہی میں ہونا چاہیئے +
س ۱۳۳۔ پاک نکاح میں مرد اور عورت کے باہمی فرائض کیا ہوتے ہیں؟
۱۔ کہ وہ تمام عمر ایک دوسرے کو پیار کریں +
۲۔ دُکھ سُکھ میں ایک دوسرے کے مددگار ہوں +
۳۔ اپنی اولاد کو مسیحی تعلیم پر چلائیں +
۴۔ اپنی زندگی اس طرح بسر کریں۔ کہ کلیسیا جو مسیح کا بدن ہے۔ اُن کی وجہ سے بدنام نہ ہو +۔
س ۱۳۴:۔ نکاح کرنے سے پیشتر اُمیدواروں کو کیا کرنا چاہیئے؟
ج ۔ کسی طرح کی جلدبازی نہ کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ نکاح زندگی کا ایک اہم معاملہ اور پاکیزہ حالت ہے۔ جس کا تعلق تمام زندگی تک رہتا ہے۔ اس لئے نہایت غور و فکر اور دُعا کے ساتھ خدا کی مرضی معلوم کرنے کے بعد نکاح کرنا چاہیئے۔

س ۱۳۵:۔ مرد کو کتنی بیویاں رکھنی روا ہیں ؟

ج ۔ آدم اور حوّا کی تخلیق کے ذریعے خُدا نے ظاہر کیا کہ مرد کی صرف ایک ہی بیوی ہونی چاہیئے ۔ اور اسی طرح بیوی کا ایک ہی شوہر ہونا چاہیئے ۔ ملاکی باب ۲ آیت ۱۵ میں خُدا اس بات کو صاف کر دیتا ہے ۔ اور "کیا اُس نے ایک ہی کو پیدا نہیں کیا۔ باوجودیکہ اُس کے پاس اور ارواح موجود تھیں ۔ پھر کیوں ایک ہی کو پیدا کیا" ۔ اس لیے کہ خُدا ترس نسل پیدا ہو ۔ پس تم اپنے نفس سے خبردار رہو ۔" اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی سے بے وفائی نہ کرے " ۔

س ۱۳۶ ۔ پاک نکاح کے وقت مرد جو فیس خادم الدین کو دیتا ہے کیا وہ دینی روا ہے ؟

ج ۔ افسوس ہے کہ اس رقم کو فیس کہا گیا ہے ۔ کیونکہ وہ فیس نہیں بلکہ شکر گزاری کا نذرانہ ہے ۔ اس لئے ہر نکاح کے وقت نہ صرف مرد بلکہ عورت کو بھی چاہیئے کہ اپنی آمدنی کے مطابق اور نکاح کے دیگر اخراجات کے تناسب سے اس نذرانہ کو خوشی کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش کریں اور اس کے ادا کرنے میں قطعی کوتاہی نہ کریں ۔

س ۱۳۷:۔ نکاح کی رُوحانی فضا کو برقرار رکھنے کے لئے اور کس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے ؟

ج ۔ یہ کہ نکاح خوان کی اُس شادی میں کسی وجہ سے دل آزاری نہ ہو ۔ تاکہ وہ برکت کے کلمات کو اپنے دل کی خوشی کے

ساتھ پڑھ سکے۔ نہ کہ لفظی طور پر +

س ۱۳۸:۔ کیا لڑکی والے یا کسی اور شخص کو نکاح کے بہانے لڑکے والوں سے روپیہ لینا جائز ہے ؟

ج ۔ ہرگز نہیں۔ یہ کام نہایت مکروہ ہے اور مسیح کی کلیسیا میں ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس فعل سے عموماً روپیہ کے لالچ کی وجہ سے درست جوڑے تجویز نہیں کیے جاتے۔ اور یوں وہ شادی بجائے خانہ آبادی کے خانہ بربادی کا باعث ہو جاتی ہے۔ جو تمام کلیسیا کے لئے باعث شرم ہوتی ہے +

س ۱۳۹:۔ نکاح کے اُمیدواروں کو نکاح سے پیشتر کس امر کا اعلان کرنا چاہیے ؟

ج ۔ اُن کو چاہیے کہ اپنے پُورے نام۔ حالت۔ عُمر۔ سکونت اور تاریخ نکاح کی اطلاع اپنے علاقہ کے پاسبان کو دیں۔ اور درخواست کریں۔ کہ اُن کی پکاریں گرجے میں کی جائیں +

س ۱۴۰:۔ نکاح سے پیشتر کتنی پکاریں کرانی لازمی ہیں ؟

ج ۔ کلیسیائی قانون کے مطابق نکاح سے پیشتر تین پکاریں لازمی ہیں۔ جو متواتر تین اتواروں تک ہونی چاہئیں۔ اور اگر اتوار پورے نہ ہوں تو ہفتے میں کسی مقدس دن کو بھی ایک پکار کی جا سکتی ہے +

س ۱۴۱:۔ ان پکاروں کا کیا مقصد ہے ؟

ج ۔ یہ کہ رُوحانی اور مُلکی قانون کے مطابق اگر لڑکے یا لڑکی کے

نکاح میں کوئی رکاوٹ ہو تو ظاہر ہو جائے ۔

۲۔ اگر لڑکے اور لڑکی کا انتظام مسیحی شرع کے مطابق نہ ہو تو وہ ظاہر ہو جائے ۔

۳۔ تاکہ خادم الدین کلیسیا پر اُس ہونے والے نکاح کو بخوبی واضح کردے ۔ کہ اگر نکاح کے بعد کوئی ناجائز بات ثابت ہو ۔ تو اپنے تئیں شرعی اور قانونی طور پر محفوظ رکھ سکے ۔

س ۱۴ ۔ اگر کسی وجہ سے اُمیدوار اپنی پکاریں گرجہ میں نہ کروانی چاہیں ۔ یا وقت کی کمی کی وجہ سے گرجہ میں تین پکاریں نہ ہو سکیں تو اُنہیں کیا کرنا چاہیئے ؟

ج ۔ اُنہیں علاقہ کے حاکم شرع کو اطلاع دے کر اُس کو اس امر کا یقین دلانا چاہیئے کہ اُن کے نکاح میں کوئی شرعی یا قانونی رکاوٹ نہیں ۔ اور اُس سے ایک خاص اجازت نامہ حاصل کریں ۔ جس کی بنا پر خادم الدین اُن کا نکاح پڑھ سکتا ہے ۔

س ۱۵ :۔ اگر اُمیدوار ایک یا مختلف کلیسیا کے ممبر ہوں ۔ تو پکاریں کس طرح ہونی چاہئیں ؟

ج ۔ اگر ایک ہی کلیسیا کے ممبر ہوں ۔ تو اُسی گرجہ میں جس کے وہ ممبر ہوں پکاریں ہونی چاہئیں ۔ اگر مختلف کلیسیاؤں میں رہتے ہوں ۔ تو جُداگانہ اپنی اپنی کلیسیاؤں میں پکاریں ہوں ۔ اس حالت میں لڑکے کو اپنے علاقے کے خادم الدین سے اس امر کی تصدیق ہمراہ لانا لازمی ہے ۔ کہ وہ مسیحی ہے ۔ اور

کہ وہ کنوارہ یا رنڈوا ہے۔ اور کہ اُس کی تین پکاریں گرجہ میں متواتر ہو چکی ہیں۔ اور جس لڑکی سے اُس کا نکاح ہونے والا ہے۔ اُس کا نام بھی پکارا جا چکا ہے۔ اور کہ اُن کے نکاح میں کسی قسم کی قانونی رکاوٹ پیش نہیں ہوئی۔ اس سرٹیفکیٹ کی بناء پر لڑکی کا پاسبان اِس کا نکاح پڑھ سکتا ہے ٭

س ۱۴۴:۔ جب لڑکا اور لڑکی مختلف کلیسیاؤں میں رہتے ہوں۔ اور کسی وجہ سے وہ کسی اور جگہ نکاح پڑھوانا چاہیں جہاں اُن کی رہائش نہ ہو تو اُنہیں کیا کرنا چاہیئے؟

ج۔ جس گرجہ گھر میں اُنہوں نے نکاح پڑھوانا ہو۔ وہاں کے خادم الدین کو تاریخ نکاح سے تین ہفتہ پیشتر اطلاع دیں۔ اور اُس گرجہ میں بھی اپنی تین پکاریں لازمی طور پر کرائیں ٭

س ۱۴۵:۔ کیا کوئی کسی خادم الدین کو مجبور کر سکتا ہے کہ بغیر پکار کرائے یا بغیر پکاروں کے سرٹیفکیٹ کے وہ اُس کا نکاح پڑھے؟

ج۔ ہرگز نہیں ٭

س ۱۴۶:۔ کیا فریقین میں سے کوئی کسی دوسرے خادم الدین کو جو اُس کا پاسبان نہ ہو اپنا نکاح پڑھنے کے لئے اپنی کلیسیا کے گرجہ میں بُلا سکتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ مگر اُس علاقے کے حاکم شرع اور پاسبان کی رضامندی کے بغیر کوئی باہر کا خادم الدین اُس گرجہ میں صرف فریقین کی دعوت پر نکاح نہیں پڑھ سکتا ٭

مسیحی موت کے بارے میں

س ۱۴۷ ۔ مسیحیت موت کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے ؟
ج ۔ جسمانی موت زندگی کا خاتمہ نہیں ۔ اس لئے اس سے ڈرنا نہیں چاہیئے ۔ لوقا ۸ باب ۵۲ آیت ۔ یوحنا ۱۱ باب ۱۱ آیت ۔

س ۱۴۸ ۔ خداوند مسیح نے موت کے متعلق کیا تعلیم دی ہے ؟
ج ۔ خدا سے ڈرنا چاہیئے ۔ جس کے ہاتھ میں جسمانی موت کے بعد روحانی موت کا بھی اختیار ہے ۔ جس کی وجہ سے انسان دوزخ کی سزا میں ہمیشہ کے لئے جاتا ہے ۔ انسان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ۔ جو صرف جسم کو مار سکتا ہے ۔ اور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتا ۔ متی ۱۰ باب آیت ۲۸ ۔

س ۱۴۹ ۔ کیا موت روحانی زندگی پر فتح پا سکتی ہے ؟
ج ۔ نہیں ۔ چونکہ خداوند یسوع مسیح نے موت پر فتح پائی ۔ اس لئے ایماندار پر موت فتح نہیں پا سکتی ۔ چنانچہ پولوس کہتا ہے "موت فتح کا لقمہ ہو گئی ۔ اے موت تیری فتح کہاں رہی ۔ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا" ۔ ۱ کرنتھی باب ۱۵ آیات ۵۴-۵۵

س ۱۵۰ ۔ روحانی شخص موت کو کیا سمجھتا ہے ؟
ج ۔ نفع ۔ فلپیوں باب ۱ آیت ۲۱ ۔

س ۱۵۱ ۔ یہ موت ایماندار کے لئے نفع کس طرح ہو سکتی ہے ؟
ج ۔ خداوند یسوع مسیح نے گیہوں کے دانے کی مثال سے بتایا کہ ایماندار اپنے اندر زندگی کا بیج رکھتا ہے ۔ اس

لیئے وہ مرنے سے نہیں ڈرتا۔ اور چاہتا ہے۔ کہ زمین میں بویا جائے۔ تاکہ اپنی موت سے حقیقی فتح حاصل کرے۔ یوحنا باب ۱۲ آیت ۲۴۔ اسی لیئے مُقدّس پولوس بھی یوں کہتا ہے۔ کہ "زندہ رہنا میرے لیئے مسیح ہے اور مرنا نفع"۔
(فلپیوں باب ۱ آیت ۲۱)

س ۱۵۲:۔ موت کے وقت انسان کی تبدیلی کس طرح ہوتی ہے؟
ج:۔ مقدّس پولوس نے فرمایا ہے "نفسانی جسم بویا جاتا ہے۔ اور رُوحانی جسم جی اُٹھتا ہے۔ اکرنتھی ۱۵ باب ۴۴ آیت۔ جب ایماندار دُنیوی موت کے موقع پر اپنی مادی آنکھ بند کرتا ہے۔ تو اُسی وقت اپنے خُداوند یسوع مسیح میں روحانی آنکھ کھولتا ہے ؎

س ۱۵۳: دُنیا قبر کو کیوں ہولناک مقام سمجھتی ہے؟
ج۔ گنہگار ہونے کی وجہ سے وہ یہ سمجھتی ہے۔ کہ قبر میں اُتر جانے کے بعد انسان کے لیئے زندگی کی کوئی اور اُمید باقی نہیں ؎

س ۱۵۴:۔ قبر کے متعلق مسیحی نقطۂ نگاہ کیا ہے؟

ج۔ خُداوند یسوع مسیح نے قبر میں اُتر کر اور تیسرے دن زندہ ہو کر یہ ثابت کیا۔ کہ قبر زندگی کا خاتمہ نہیں مگر ابدی زندگی میں داخل ہونے کا دروازہ ہے اگر قبر ابدی زندگی میں داخل ہونے کا دروازہ

نہ ہوتی۔ تو خداوند یسوع مسیح کبھی اُس میں داخل نہ ہوتے ✦

س ۱۵۵:۔ کیا مسیحی کو اپنے متوفی عزیزوں کے لئے ماتم کرنا درست ہے؟

ج ۔ ہرگز نہیں۔ اِس لئے کہ سچے مسیحی کی زندگی سیدھی خدا کے پاس جاتی ہے۔ اور انجیل ایسوں کے لئے یہ کہتی ہے۔ کہ "مبارک ہیں وہ مُردے جو خداوند میں مرتے ہیں" مکاشفہ باب ۱۴ آیات ۱۳ پس جو مبارک حالت میں پہنچ گئے۔ اُن کے لئے دُنیا کے لوگوں کو ماتم کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ایسی زندگیوں کے لئے شکر بجا لانے کا مقام ہے (ترتیب جنازہ دعائے عام کی کتاب)

س ۱۵۶ ۔ کیا مُردوں کی نجات کے لئے دُعا کرنا مناسب ہے؟

ج ۔ نہیں۔ اُن کو ہماری سفارشی دُعا کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خُداوند یسوع مسیح نے لعذر اور دولتمند کی تمثیل میں بتایا کہ اُن کو روزِ قیامت تک اسی حالت میں رہنا ہے۔ اس لئے ہماری کسی قسم کی دُعا اُن کے لئے مفید ثابت نہیں ہوسکتی ✦

س ۱۵۷:۔ کیوں بعض لوگ موت کے وقت آرام سے مرتے ہیں۔ اور بعض تکلیف کے ساتھ؟

ج :۔ دیندار شخص موت کے سایہ کی وادی میں سے گذرتے وقت داؤد کے ایمان کے تجربے کو خود حاصل کرتا ہے۔ زبور ۲۳ آیت ۴ اور اُس وادی میں سے آسمانی خوشیوں

کو جن میں داخل ہونے کی دنیا میں رہ کر کوشش کرتا تھا۔ خدا
کی مدد سے نزدیک ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ اور اپنے مادی جسم
کے خاتمہ کے وقت وہ اپنی آنکھوں سے اپنے خدا کو بھی دیکھتا
ہے۔ ایوب باب ۱۹ آیات ۲۶ - ۲۷ - اس لئے بے فکری
اور آرام سے وہ اپنی جان دے دیتا ہے ؎

ب۔ شریر موت کے سایہ کی وادی میں سے گزرتے وقت ایک
نہایت عجیب بات کا تجربہ حاصل کرتا ہے۔ کہ اُس کا پرانا
دوست شیطان جو مدت سے اُس کے ساتھ تھا۔ اس وقت
اُس کو اکیلا چھوڑ کر اس ڈر سے بھاگ جاتا ہے۔ کہ وہ
کہیں وقت سے پیشتر عذاب میں نہ ڈالا جائے۔ متی باب ۸ آیت ۲۹
چنانچہ وہ شریر شخص بالکل بے مددگار رہ جاتا ہے۔ اور اُس
وقت اس موت کی وادی میں سے اپنی سزا کے مقام
کو اپنے نزدیک ہوتا دیکھتا ہے۔ اس لئے موت کے وقت
بعض کے ہوش باختہ ہو جاتے ہیں۔ بعض گھبراہٹ
میں کچھ بول نہیں سکتے۔ اور بعض کی جان نہایت دکھ
کے ساتھ نکلتی ہے۔ کیونکہ وہ مرنا نہیں چاہتے۔ تاکہ
عذاب میں نہ ڈالے جائیں۔ متی باب ۸ آیت ۲۹ ؎

دُعا

اَے خُداوند یسُوع مسیح جلال کے بادشاہ۔ تُو نے ہمیں دُعا مانگنا سِکھایا ہے۔ کہ تیری بادشاہت آئے۔ ہماری کلیسیا میں ایسے مرد اور عورتیں پیدا کر جو تُجھ پر کامل ایمان رکھ کر اور تیری نجات کی صحیح تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہمارے مُلک میں آسمانی لشکر اور نیا یروشلیم تعمیر کر سکیں۔ یہ ہم تیرے نام کی بزرگی اور جلال کی خاطر مانگتے ہیں ۔

آمین

فہرست کُتب

حیات المسیح - از ڈاکٹر جمیس سٹاکر صاحب - خُداوند یسُوع مسیح کی زندگی کا مفصّل احوال اور مفید اشارے صفحہ ۲۴۲ ۱۲ر

یسُوع کی گرفتاری اور موت - از ڈاکٹر جمیس سٹاکر - اس مضمون پر اس کے برابر عالمانہ اور مفصّل بحث کسی دوسری کتاب میں نہیں - صفحہ ۳۰۸ قیمت ۱۲ر

حیات پولوس - از ڈاکٹر جمیس سٹاکر صاحب - پولُوس کا رجُوع مشنری سفر - تصانیف سیرت - مباحثہ وغیرہ صفحہ ۱۳۲ ۵ر

لُغات عبرانی - از پادری ڈبلیو ہوپر صاحب - عبرانی زبان کی لُغات جس میں عبرانی الفاظ کے معنی اُردُو میں لکھے ہیں - بڑی تقطیع صفحہ ۴۴۴ کپڑا ۲ روپیہ

کلیسیائے ہند اور مسیحی خادم - مصنّفہ پادری سی ڈبلیو رنین صاحب ایم - اے - کتاب کا مضمون کلیسیا کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہے - اس لئے کلیسیائی ضروریات اور ذمہ واریوں کو جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ازبس ضروری ہے - صفحہ ۲۱۲ ۸ر

پاک نکاح - مصنّفہ بشپ وی ایس - عزرایاہ صاحب - پاک نکاح کے متعلق کلام مقدّس کی روشنی میں بشپ صاحب نے ہندوستان کے خادم الدینوں اور مسیحی کارندوں کے لئے یہ

بہترین کتاب لکھی ہے۔ صد ۱۰۴ ۶ر

کلمۃ اللہ کی تعلیم۔ از پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ خداوند مسیح کی تعلیم کی بے نظیری۔ عالمگیری اور فوقیت صد ۲۳۸ ۸ر

کیا تمام مذاہب یکساں ہیں۔ مصنفہ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ مسیحیت کے سوا دُنیا کے تمام مذاہب باطل ہیں اور نجات صرف مسیحیوں ہی کے لئے ہے۔ صد ۲۳۲ ۸ر

مسیحیت کی عالمگیری۔ مصنفہ پادری برکت اللہ ایم۔ اے۔ مسیح کے اقوال و تعلیمات اور اُس کے نمونہ کا سارے جہان کے لئے مفید ضروری اور کامل ہونا نہایت مفصل بیان میں ۲۴ فصلیں ہیں۔ صد ۲۲۲ قیمت ۸ر

مسیحی مذہب مجھے کیوں پیارا ہے؟ از پادری ایس ایم پال صاحب۔ صد ۱۶ قیمت ۱ر

تذکرۃ المومنین۔ از ڈاکٹر فیانڈر صاحب حصّہ دوم سلطنت روم پر مسیحی دین کے مسلّط ہو جانے کے بعد مسیحیوں کے حالات قیمت صرف ۴ر کپڑا ۸ر

نجات کی تعلیم۔ جس میں مسیحی دین کا مقابلہ ہندو اور محمدی ادیان سے کیا گیا ہے۔ مصنفہ ڈاکٹر ڈبلیو ہوپر مرحوم۔ مترجمہ پادری طالب الدین صاحب

المشتہر

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور